New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
تہنیت علی
Creation
محبت
بھیک ہے شاید
از عظمیٰ ضیاء
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت بھیک ہے شاید

از عظمی ضیاء

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوا یرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوا یرا میگزین

☆☆☆☆☆

باب 5
کیسی ہے یہ الجھن؟

"can I take it?"

۔جنت نے بوتل کو پکڑا اور اپنے ماتھے پہ آئے ہوئے بالوں کو اپنے ہاتھ کی پشت سے پیچھے کی طرف کیا۔

"Yes sure..."

لڑکی سجیل کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔ سجیل نے خود کو ضبط کیا اور اسے وہاں سے لے کر نکلنے ہی والا تھا کہ لڑکی نے پیچھے سے آواز لگائی جس پہ دونوں مڑے۔

"Excuse me...The most elegent couple..."

"Thank you..."

جنت مدہوشی میں مسکرائی۔دونوں ڈھابے سے باہر آئے۔ سجیل اپنا غصہ کنٹرول کیے ہوئے تھا۔

اتنا غصہ اسے پنی زندگی میں کبھی نہیں آیا تھا جتنا کہ اب۔وہ تو خوش مزاج آدمی تھا ہر معاملے کو سوچ سمجھ کر حل کرنے والا۔لیکن اس کی اس بچگانہ حرکت سے اسکا غصہ آسمان کی چوٹی کو چھو رہا تھا۔

مجھے پتہ تھا کوئی آئے نہ آئے۔۔۔آپ ضرور آئیں گے۔۔۔"اندھیرے راستے پہ " اسکے ساتھ چلتے چلتے وہ بولی۔

۔۔۔"وہ التجائیہ انداز میں خود کو ضبط Leave this bottleجنت پلیز۔۔۔" کرتے ہوئے بولا۔

کیوں؟؟؟ "وہ بوتل کو منہ سے لگاتے ہوئے رک کر بولی۔"

جنت۔۔۔دیکھو۔۔۔تم اس وقت ہو ش میں نہیں ہو۔۔بہتر یہی ہے کہ۔۔یہ مجھے " دے دو۔۔"

آپ کو کیوں؟؟ویسے سردی دور کرنے کا اعلی نسخہ ہے یہ۔۔"اس سے پہلے وہ بوتل " کو منہ سے لگا کر گھونٹ بھرتی سجیل نے غصہ سے بوتل کو اسکے ہاتھ سے چھینا۔

"I said stopped---"

اس نے بوتل کو زور سے زمین پہ دے مارا تو وہ سہم کر رہ گئی۔

ٹھیک نہیں ہے یہ۔۔۔حالت دیکھو ذرا اپنی۔۔۔"وہ بے بس ہوا۔"

ٹھنڈ بہت "او۔کے۔۔۔ریلیکس۔۔ریلیکس۔۔۔"وہ پراسرار انداز میں مسکرائی۔"

ہے ناں! نہیں تو۔۔کس کمبخت کا جی چاہے گا پینے کو۔۔۔ویسے ٹرائے کرنے میں حر ج نہیں۔۔"وہ اسکے قریب آئی اور آنکھوں کو اسکی آنکھوں کے قریب لائی۔

سجیل فوراً سے اس سے دور ہٹا۔

ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔اس سے پہلے سب کو پتہ لگے کہ تم غائب ہو ہمیں چلنا چا" ہیئے۔"اس نے خود کو نارمل کیا۔

تم؟؟ہم کیوں نہیں جانِ جہاں؟؟" وہ پھر سے اسکے قریب آئی۔"

جنت۔۔کچھ بھی بولے جا رہی ہو۔۔کیا ہو گیا ہے تمھیں۔۔پلیز بچگانہ حرکتیں بند" کرو۔۔"وہ پھر سے اس سے دور ہٹا۔

بچگانہ؟؟محبت بچگانہ نہیں ہوتی۔۔"وہ اسکی بات پہ تڑپ کر بولی۔آنسو اسکی آنکھوں" میں چمکنے لگے۔

"جینی۔۔پلیز۔۔تم اس وقت ہوش میں نہیں ہو۔۔"

خُدا کے لیئے۔۔۔مجھے اگنور مت کریں۔۔۔بہت پیار کرتی ہوں آپ سے۔۔۔""""

اسکی بات سن کر تو جیسے سجیل کی جان حلق اٹک گئ۔ایک لمحہ کے لیے وہ رک سا گیا مگر اگلے ہی لمحے اس نے تیزی سے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھاما اور اسے سڑک کے بیچ و بیچ سڑک کی دوسری سائیڈ پہ لے کر جانے لگا۔مگر اسے کیا خبر تھی کہ جنت ننگے پاؤں ہے۔شیشے کی بوتل کا کانچ اسکے پاؤں میں یکدم چبھ سا گیا۔

آؤچ۔۔۔"وہ درد سے بلبلا اٹھی۔"

کیا ہوا؟"اس نے پلٹ کر سوال کیا۔"

اسکا دھیان اس کے لڑکھڑاتے قدموں کی طرف پڑا تو اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

شوز کہاں ہیں تمھارے؟؟"وہ چونکا۔"

کیمپ میں۔۔"وہ درد سے کراہ رہی تھی۔"

سجیل کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔دور نظر آتے بینچ پہ اسکا دھیان پڑا۔

وہ اسکی طرف بناء دیکھے ہی بولا۔ "چلو۔۔۔ِ"

آپ دیکھ بھی رہے ہیں کہ میرے پاؤں میں کانچ چبھا ہے پھر بھی۔۔۔"اسکی آواز" اسکے حلق میں پھنس گئی۔

وہ بنچ چند قدموں کی "جنت۔۔"اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی طرف دیکھا۔" دوری پہ ہی ہے۔۔۔ تھوڑی ہمت کر کے وہاں تک۔۔"اس سے پہلے وہ اپنی بات پوری کرتا جنت غصہ سے قدم بڑھاتے ہوئے بنچ تک خود ہی آگئی۔ مقابل بھی تیزی سے اسکے پیچھے پیچھے چلا۔ بینچ تک آکر وہ دو لمحے کے لیے کھڑی رہی مگر پھر درد کی شدت کو برداشت نہ کرتے ہوئے بنچ پر پاؤں اوپر کر کے بیٹھ گئی۔

اتنی سپیڈ سے آؤ گی۔۔درد تو ہو گا ہی۔۔"اسکی حالت کا بغور جائزہ لیتے ہوئے وہ بولا۔" مجھے اگنور کر کے جتنا درد دیتے ہیں اسکے آگے تو یہ کچھ بھی نہیں۔۔۔"اسکی آنکھوں" سے آنسوؤں کا ایک سیلاب جاری تھا۔

۔۔۔"وہ غصہ سے بولا۔اس Just keep silence! اگنور؟؟" نے فوراً اسے اسکا پاؤں اپنی طرف کیا اور اسکے پاؤں سے نکلتے ہوئے خون کو صاف کرنے کے لیے اپنی جیب سے ٹشو نکالا۔

اسکی آنکھیں تقریباً بند ہو رہی تھیں جسے وہ جبراً کھولے ہوئے ان میں اسکا احساس قید کر رہی تھی۔

"hey...What happend to you?"

وہی انگریز لڑکی ''جولی'' اور اسکا شوہر اور باقی چند لوگ اپنے کیمپ کی طرف آرہے

تھے۔باقی تمام لوگ اپنے اپنے کیمپ کی طرف سونے کے لیئے چلے گئے۔

کیاہوا؟؟سب ٹھیک توہے نا؟؟"اسکاشوہر ''دانش''بولا۔"

جولی جاؤذرافرسٹ ایڈ باکس لے آؤ۔۔۔"دانش آگے بڑھااور پھر فوراًاُسے بولا۔"

او۔کے۔۔"وہ فوراًاسے اپنے کیمپ کی طرف بھاگی،جوچند قدم کی دوری پہ تھا۔"

وہ فرسٹ ایڈ باکس لے کرآئی تودانش نےاسکازخم صاف کیااوراسکے پاؤں پہ پٹی کر دی۔اور ساتھ ہی ساتھ ایکسٹرا جراب نکال کراسکے پاؤں پہ چڑھادی۔

"آپ لوگ ایساکریں رات یہیں کیمپ میں رک جائیں۔"

نہیں۔۔ہمیں جلدی پہنچناہے۔۔"سجیل تیزی سے بولاجبکہ جنت مدہوش تھی مگر" دردسے وہ سی سی کررہی تھی۔

ایسی بھی کیاجلدی؟؟انکی حالت دیکھیں۔۔۔"دانش نےاسے سمجھاناچاہا۔جولی پانی" دینا۔

"دواسے۔tablet یہ لو"

جنت۔۔۔میڈیسن۔۔"سجیل نے دونوں چیزیں لیں اوراسکودیں۔میڈیسن لینے" کے فوراًبعدہی اس پرغنودگی طاری ہونے لگی۔

اصل میں۔۔ہماری یونیورسٹی کاٹور یہاں آیاہے۔۔۔کسی کوپتہ نہیں کہ ہم یہاں"

ہیں۔۔اسلیئے ہمیں فوراًاًپنے کیمپ کی طرف جانا ہو گا۔۔ورنہ بہت مسئلہ ہو جائے گا۔۔"

"I hope you understand."

وہ بے چارگی سے بولا۔

امممم۔۔اوکے ریلیکس۔۔۔ہماری گاڑی والا تو سو رہا ہے۔۔اگر ابھی اسے جگایا تو وہ" تو ہمیں بھی چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔۔"وہ قہقہہ لگا کر بے تکلفی سے ہنسا۔

خیر۔۔۔اگر آپ کچھ دیر اور رک جائیں۔۔یہاں ہمارے کیمپ میں۔۔"اس سے" پہلے وہ کچھ بولتا دانش نے مزید بات کی۔"دیکھیئے بھروسہ رکھیئے۔۔۔ہم آپ لوگوں کو بحفاظت۔۔۔"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں۔۔نہیں ایسی بات نہیں۔۔آپ نے تو بلکہ ہماری بہت ہیلپ کی ہے۔میں تو" بس اس بات سے پریشان ہوں کہ۔۔"

۔۔ہم سب سنبھال لیں گے۔۔کیوں جولی؟"اس نے جولی سے its okay !اوہ" سوالیہ پوچھا اور ساتھ ہی ساتھ جنت کو دیکھا جو سجیل کا بازو پکڑے اسکے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کیے ہوئے تھی۔

"Yeah why not...."

جولی مسکرائی۔

"She is sleeping "

اس نے اسکی طرف اشارہ کیا۔

اوہ! جنت۔۔جنت۔اٹھو۔۔"وہ اسکی جانب دیکھ کر بولا مگر وہ تھی کہ ٹس سے مس" نہ ہوئی۔جولی اور دانش نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور خوب مسکرانے لگے۔

۔۔۔"جولی نے آواز دے کر اسے پکارا تو دانش فوڑا اسے اس کے پاListen دانش" س گیا۔اس نے اسکے کان میں سر گوشی کی۔

"Leave them here to accept one another .."

اس نے اسے اشارۃً سمجھانا چاہا کہ ایسا ٹھیک نہیں۔لیکن جولی اپنی بات پہ بضد ہی تھی

۔

وہ واپس آیا اور پھر بات کا رخ بدلتے ہوئے اس سے بولا۔

آپکو لگتا ہے ہم پہ یقین نہیں۔۔ہم آپکو اپنے ساتھ جانے پہ فورس نہیں کر" تے۔۔لیکن ہاں۔۔دو تین گھنٹے تک یہیں ہمارا ویٹ کیجیئے گا۔۔ہم اور ہمارا ڈرائیور سا ری بات سنبھال لیں گے۔"

لیکن۔۔۔لیکن۔۔۔؟؟"وہ الجھا الجھا سا تھا۔"

بے فکر رہیئے۔۔ہم ادھر سامنے ہی ہیں۔۔کچھ نہیں ہو گا۔"وہ ہنس کر بولا۔"

اس نے اپنی اوڑھی ہوئی چادر اسکے ہاتھ میں تھمائی جسے لینے سے اس نے انکار کیا۔

"نہیں۔۔رہنے دیجیئے۔۔؟؟"

اٹس اوکے۔۔۔"جولی پراسرار انداز میں مسکرائی تو دانش نے اسے کہنی ماری۔ "

"اشش۔۔"وہ نیم آواز میں بولا تو اس نے دونوں کو گھور کر دیکھا۔

"ڈونٹ وری۔۔یہ ایسی ہی ہے۔۔"

اس نے جولی کا ہاتھ پکڑا اور اسے سڑک کے دوسرے کنارے لگے اپنے کیمپ میں لے گیا۔

****

جنت۔۔اٹھو۔۔۔جنت۔۔"اس نے اسے زور سے جھنجوڑا۔"

ہاں۔۔"اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولیں۔"

جنت۔۔ہوش میں آؤ یار۔۔۔"وہ تھک کر بولا مگر اسکی کپکپاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے اس نے اسکا سر بینچ کے ساتھ لگایا اور اپنا جیکٹ اور جوتے اتارے۔جوتے اتار کر اس نے اسکے پاؤں میں پہنائے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی جیکٹ اسے پہنا دی اور خود دانش

کی دی ہوئی چادر اوڑھ کر بیٹھ گیا۔

وہ اسکو لاپرواہی سے دیکھتے ہوئے اسکی باتیں سوچ رہا تھا جو ابھی پندرہ منٹ پہلے اس نے کی تھیں۔ تمام انکشافات اس کے لیے جان لیوا ثابت ہوئے تھے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکی نگاہیں اسکے معصوم چہرے کی طرف رک سی گئیں۔ وہ ٹیک لگائے ہوئے تھی۔ سردی کی شدت سے اسکی آنکھ لمحے بھر کو کھلی، فوراً سے اس نے سجیل کی اوڑھی ہوئی چادر کھینچی اور اسکے کندھے پر سر رکھ کر سو گئی۔ سجیل چاہتا بھی تو اس سے پیچھے نہ ہو پاتا۔ کچھ اسکی باتیں اور کچھ اسکا معصوم سا چہرہ اسکے دل میں اسکے لیے جذبات جگانے کے لیے کافی تھا۔ اس نے اسکو بانہوں میں لیا اور اس کے سر کے ساتھ سر لگائے خود بھی آنکھیں بند کر کے سو گیا۔

بلند و بالا پہاڑوں کے بیچ و بیچ سڑک میں دونوں ایک دوسرے کے بے انتہاء قریب تھے۔ جولی نے اپنے کیمپ سے دوربین کی مدد سے مطلوبہ جگہ کی طرف دیکھا تو اسکی خوشی میں مزید اضافہ ہوا۔

"Wow.. What a beautiful scene.. This is true love Danish.. "

وہ اسکے کندھے پہ سر رکھ کر رشکیہ انداز میں مسکرائے جا رہی تھی۔

دونوں دور سے ان دونوں پہ دھیان رکھے ہوئے تھے کہ اگر کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو وہ بروقت پہنچ سکے۔

"جولی۔۔اچھا خاصا میں اسے اپنے ساتھ آنے پہ راضی کر رہا تھا مگر تم نے۔۔" وہ کہتے کہتے رکا تھا۔

"یہ پاکستان ہے مائی کیوٹ وائف۔۔یہاں اگر دونوں کو کسی نے ایسے دیکھ لیا تو تمہیں اندازہ نہیں کہ کیا رائتہ پھیلے گا۔۔"

اس نے دونوں کی طرف دیکھا جو دنیا ومافیہا سے بے خبر ایک دوسرے کے کندھے پہ سر رکھ کر گہری نیند میں چلے گئے۔

وہ اسکے اس لفظ پہ خوب ہنسی۔ "رائتہ؟"

تھوڑا بہت اردو تو اسے سمجھ آتی ہی تھی کیونکہ اسکا باپ پاکستانی تھا اور ماں اٹیلین۔

"Danish ! I am wondering that this man did not take advantage of her in solitude. So pure love.."

اسکی حیرانگی واضح تھی۔اسکی بات سن کر دانش ہنس دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہی محبت ہے۔۔یہی تو محبت ہے۔۔"وہ اسکے سنہری بالوں کو اسکے ماتھے سے ہٹاتے ہوئے بولا تو وہ اسکے ہاتھوں کی گرمائش محسوس کرتے ہوئے اسکی محبت میں کہیں کھو سی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"آپکا مطلوبہ نمبر فی الحال میسر نہیں۔۔ برائے مہربانی کچھ دیر بعد کال کیجیئے۔ شکریہ۔۔"

آپریٹر کی طرف سے کوئی تین چار مرتبہ ایسا کہا گیا تھا۔

کہاں رہ گئے یہ لوگ۔۔ نمبر بھی نہیں لگ رہا اب تو۔۔۔"مہر کال پہ کال ملاتے ہوئے برابر چکر لگا رہی تھی۔

مہر۔۔۔بیٹھ جاؤ اسطرح تو تمھاری طبیعت بھی خراب ہو جائے گی۔۔"رمشا اسکے ساتھ ساتھ چکر لگاتے بولی۔

یار۔۔طبعیت خراب ہو یا نہ ہو۔۔ مگر میرا دماغ ضرور خراب ہو جائے گا۔۔۔"اس نے فون کو زور سے میز پر پٹخا۔اور سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

دونوں کے نمبر بند جا رہے ہیں۔۔۔مجھے بہت ٹینشن لگی ہے یار۔۔"مہر کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے جبکہ رمشا بھی اشک بار ہوئی۔

اماں بی کو پتہ لگا تو قتل کر دیں گی ہمیں۔۔۔"وہ خوف سے بولی۔اس نے موبائل کو" پکڑا اور پھر سے اس کا نمبر ڈائل کیا اب کی بار بیل ہوئی تو اسکی جان میں جان آگئی۔

"Come on sajeel---pick up the phone---"

دوسری طرف سجیل نیند میں مشغول تھا۔آخر فون بجنے کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تو وہ تیزی سے اٹھا۔رِنگ ٹون کی آواز نے زور پکڑا تو اس نے ادھر اُدھر نگاہیں دوڑائیں۔اچانک اسے یاد آیا کہ فون تو اسکی جیکٹ میں ہے اور جیکٹ جنت نے پہن رکھی ہے۔

اس نے چاہا کہ وہ فون اس کی پہنی ہوئی جیکٹ میں سے نکال لے مگر وہ چاہ کر بھی اسکے مزید قریب نہ جا سکا کہ اپنا موبائل ہی نکال لے۔

کیا ہوا؟؟"رمشا نے سوال کیا۔"

"No response-"

مہر مایوسی سے بولی۔

"اس قدر لاپرواہی کی امید مجھے سجیل سے ہرگز نہیں تھی۔"

یار۔۔ہو سکتا ہے سگنل کا پرابلم ہو۔۔۔"رمشا نے اسے تسلی دی۔"

علی الصبح سردی کی شدت میں مزید اضافہ ہوا ہی تھا کہ برفباری ہونے لگی۔جنت نے

برف کو اپنے چہرے پہ محسوس کیا تو اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتے ہوئے خود کو کھلے آسمان تلے پاکر اسکی آنکھیں حیرت سے پوری کھل چکی تھیں۔اور رہی سہی کسر اپنے آپ کو اسکی بانہوں میں دیکھ کر وہ چکرا سی گئی۔وہ یکدم اٹھی۔

اسکی ساری مدہوشی دور ہو چکی تھی۔وہ اندر ہی اندر گزشتہ رات اپنی کی گئی حرکت پہ پیشماں ہوئی مگر نشے میں اس نے اسکو کیا کہا وہ سب اسے یاد نہیں رہا۔برفباری کو اپنے چہرے پہ محسوس کر کے سجیل بھی فوراً سے اٹھا۔اٹھتے ہی اسکا دھیان جنت پہ پڑا جو بنچ کے پاس منہ پلٹ کر بمشکل ہی کھڑی تھی۔اس سے پہلے وہ اس سے کوئی بات کرتا جولی اور دانش اپنے ڈرائیور کے ساتھ پہنچے۔

جلدی آجاؤ۔۔"دانش گاڑی کے اندر سے فوراً سے بولا۔"

جنت نے پلٹ کر دیکھا وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا کرے؟

یار۔بھروسہ رکھو دونوں۔۔برفباری ہو رہی ہے۔۔۔اندر آکر بیٹھو۔۔۔"دانش پھر" سے بولا سجیل آگے بڑھا ہی تھا کہ اس نے پیچھے مڑ کر جنت کو دیکھا۔

"Come on jannat۔۔"

جولی نے فوراً سے اسے پکارا۔جنت نے سجیل سے نظریں ہٹائیں اور فوراً سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

جولی کے ساتھ جنت، جنت کے ساتھ سجیل بیٹھا۔ جبکہ دانش آگے ڈرائیور کے ساتھ بیٹھا۔ ساتھ ہی ساتھ دانش نے اسے پلین بتایا جس پر اس نے مہر کو میسج لکھا۔ اور اسے ساری بات سمجھادی۔

"I am really glad to see you both... Specially your most romantic scene... "

جولی قدرے خوش دلی سے بولی اور کھلکھلائی۔

جولی۔۔"دانش نے اسکے نام پہ زور دے کر اسے گاڑی کے فرنٹ مرر سے" دیکھا۔ جنت نے یکدم سجیل کی طرف دیکھا، جس کے لبوں پہ مسکراہٹ اور آنکھوں میں اک عجیب سی چمک تھی۔

سوری۔۔سوری۔۔سوری۔۔"جولی پھر سے ہنس پڑی۔"

دوسری طرف مہر کو سجیل کا میسج وصول ہوا۔ وہ اسکی ساری بات سمجھ چکی تھی۔ سحری کے کوئی چار بجے تھے کہ وہ لوگ کیمپ کے آگے آموجود ہوئے۔

"بس دعا کرو کوئی تم لوگوں کو دیکھے نا! نہیں تو۔۔۔"

جولی نے دانش کی بات کاٹی۔"سو؟"

پلین۔ اور کیا۔۔"وہ بے فکری سے بولا۔

جنت اندر ہی اندر اسکے ساتھ بیٹھنے پہ خود کو کوس رہی تھی۔ دل ہی دل میں وہ بھی دعا کر رہی تھی کہ کوئی انہیں نہ دیکھے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ سر سمیع اور ان کے ایک دوست باہر موجود تھے۔ گاڑی کو اپنے کیمپ کے قریب دیکھ کر دونوں باتیں کرتے کرتے رکے اور ان کے قریب آئے۔ سجیل نے جنت کو اپنی چادر اتار کر اوڑھا دی۔ دونوں کو گاڑی سے باہر آتا دیکھ کر دونوں حیران ہو گئے۔ جنت سے بمشکل ہی چلا جا رہا تھا۔ اس نے نے اسے گرتے گرتے تھاما تو سر سمیع کی ناک غصے سے لال ہو گئی۔ مگر وہ پھر بھی خاموش کھڑے اسکی بات کے انتظار میں تھے۔

وہ ان کے قریب جا کھڑا ہوا۔ جنت اندر ہی اندر خوف سے ہل کر رہ گئی تھی۔ سر سمیع نے سجیل کو گھور کر دیکھا۔ اور ساتھ ہی ساتھ جنت کو جو رو رہی تھی۔

اسکا رونا، کسی اور بات کی طرف ہی اشارہ کر رہا تھا، جس پہ سجیل کو اس پہ بے حد غصہ آیا۔

کیا ہے یہ سب؟؟ تم لوگ اس وقت کہاں سے آرہے ہو؟؟ کون ہیں یہ لوگ؟؟"

"سر سمیع نے سوال پہ سوال کیے۔ ان کے لہجے میں تلخی ضرور تھی۔

ارے۔۔ برفباری میں یہاں کھڑے ہونا جنت کے لیے ٹھیک نہیں۔۔۔ بیچاری کے " پاؤں پہ سخت چوٹ آئی ہے۔۔۔" دانش نے اس کے پاؤں کی طرف اشارہ کیا جس پہ

سجیل کے جوتے موجود تھے۔ سر سمیع نے سجیل کے جوتے اسکے پاؤں میں دیکھے تو سجیل کو مزید گھورا جو خود ننگے پاؤں کھڑا تھا، مگر جنت کو تھامے ہوئے بھی تھا۔ سر سمیع کا بس چلتا تو دونوں کو شوٹ کر دیتے اس سے پہلے وہ کچھ بولتے دانش بولا۔

آپ غلط سمجھ رہے ہیں جناب۔۔ کیا ہم اندر جا کر بات کر سکتے ہیں؟؟"دانش نے عاجزانہ طور پر پوچھا۔

"Will you please give us some minutes to clarify you the matter? "

سر سمیع کے خاموش رہنے پہ جولی موقع کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے بولی جس پر سر سمیع نے اپنے دوست کی طرف دیکھا اور پھر اثبات میں سر ہلایا۔ دانش نے اپنے بنائے ہوئے منصوبے پہ اچھے سے عمل کرتے ہوئے ان کی غلط فہمی دور کی۔

میں سجیل کا دوست ہوں۔ یہ تو اچھا ہوا کہ میں یہاں تھا۔۔ڈرائیور نہیں تھا۔ نہیں تو" میں خود آ جاتا۔ آپ چاہیں تو جولی سے پوچھ سکتے ہیں۔۔"اس سے پہلے جولی بولتی سر سمیع نے فوراً اسے دونوں کی بات کاٹی۔

نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔"انہوں نے غور سے اسکی بات سنی اور ساتھ ہی" ساتھ مہر کو کال ملائی۔

"Mehar beta! can you please come here soon?"

"okay.... see you..."

انہوں نے فون بند کیا اور دانش سے بولے۔

آپ نے ہماری بچی کے ساتھ احسان کر کے ہمیں اپنا غلام بنا لیا ہے۔۔۔اور "سجیل۔ایٹ لیسٹ آپ مجھے ہی بتا دیتے۔"

مہر کیمپ میں داخل ہوئی اور اسکے ساتھ رمشا بھی۔وہ خود کو ہر قسم کے نتائج کا سامنا کرنے کے لیئے تیار کر کے آئی تھی۔

"مہر۔۔بیٹی۔۔اتنی بڑی بات ہو گئی اور تم نے مجھے بتایا ہی نہیں۔۔۔"

سر۔۔وہ۔۔۔اسکے پاؤں سے بہت خون بہہ رہا تھا۔اس وقت سر سجیل ہی باہر نظر آئے۔تو۔"وہ رک رک کر بولی۔

جنت نے پریشانی سے اس کو دیکھا اور باقی سب کو بھی۔

سر سمیع نے اسکے لہجے میں خوف دیکھا تو بات کو رفع دفع کرنا ہی مناسب سمجھا۔

اینی وے۔ٹس۔۔اوکے۔۔جنت کو لے جاؤ یہاں سے۔۔اور ہاں۔۔سجیل کے جوتے واپس کر دینا۔"وہ سنجیدہ تھے مگر اسکے جوتے دیکھ کر مسکرا دیئے۔

اور ہاں جیکٹ بھی۔۔۔"وہ پھر سے ہنس دیئے جنت نے سجیل کی طرف اسپاٹ لہجہ "

سے دیکھا اور مہر کے ساتھ چل دی۔

"سجیل۔۔سوری جناب۔۔ہم نے آپکو غلط سمجھا۔"

نہیں سر۔۔اسکی کوئی ضرورت نہیں۔"سجیل بلاتاخیر بولا۔"

اچھا تو پھر ہم چلتے ہیں۔۔ان شاءاللہ پھر ملیں گے۔"دانش نے اجازت چاہی۔"

ارے۔۔نہیں۔۔رکیں آپ لوگ یہیں۔۔باہر برفباری ہورہی ہے۔۔ابھی" جانا سیف نہیں ہوگا۔"سر سمیع نے انہیں کچھ دیر وہاں رکنے کی پیشکش کی۔

شکریہ محترم۔۔۔لیکن ہماری بیگم کو ایسا موسم پسند ہے۔۔۔سو۔۔اجازت" دیجیئے۔۔"وہ شرارتی انداز سے بولا جس پر جولی نے اسے کہنی مار کر چپ کروایا۔سر سمیع اسکی بات پہ کھلکھلا کر ہنس دیے۔

دونوں نے ان سے اجازت چاہی اور ڈرائیور کے ساتھ واپس اپنے کیمپ کی راہ لی۔

"چلو برخوردار۔۔۔چینج کرو تم بھی جاکر۔۔۔کہیں ٹھنڈ نہ لگ جائے تمھیں۔"

جی۔۔"وہ کسی گہری سوچ میں محو تھا مگر وہاں سے اٹھا اور چلا گیا۔"

دورانِ سفر واپسی پہ جولی اپنا کیمرہ لیئے ان تمام تصاویر کو خوب غور سے دیکھ رہی تھی جو اس نے کچھ گھنٹے پہلے ہی کیپچر کی تھیں۔دونوں گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ ایک دوسرے

کے ساتھ بیٹھے تھے۔اس کی مسکراہٹ میں مزید اضافہ ہوا تو دانش نے آگے بڑھ کر اسکے ہینڈی کیم کی طرف نگاہ ڈالی۔

"وہاٹ از دز؟جولی؟"اس نے تاسف بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"Oh Dont Worry I took this just for mommy.."

****

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

مہر نے جینی کے جوتے اتارے اور اسکی ٹانگ زمین پہ بچھے میٹرس پہ رکھی۔دونوں بر

ابراسے دیکھے جارہیں تھیں۔۔ مگر جینی ان سے نظریں چرارہی تھی۔مہر اور رمشا نے اس سے کچھ بھی پوچھنے سے گریز کیا۔اسکے اوپر کمبل اوڑھایا تو وہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔رات کے 5 گھنٹے اسکے لیے ظالم ثابت ہوئے تھے جنہیں وہ بہت اپنے ذہن سے کھروچ کر نکال دینا چاہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سحیل۔۔مجھے سچ سچ بتاؤ ہوا کیا ہے؟؟ وہ کوئی بات ہی نہیں کر رہی۔۔ کچھ بھی" پوچھو۔۔ بس غصہ سے منہ پھلائے ہوئے ہے۔۔" اسکی سرد مہری کو دیکھتے ہوئے آخر اس نے سحیل کو فون لگایا مگر سحیل کی طرف سے اسے اپنی بات کا کوئی خاطر خواہ جواب موصول نہیں ہوا تھا۔

سحیل۔۔کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے۔۔۔ ہیلو۔۔ سحیل؟؟ ہیلو؟؟" اس نے" زور دے کر سوالیہ انداز میں کہا۔

وہ گہری سوچ میں محو تھا مگر اگلے ہی لمحے بولا۔

"ہاں۔۔ کیا ہوا؟؟"

جینی اور تمہارے درمیان کیا ہوا؟؟ سچ سچ بتاؤ مجھے؟؟؟" اسکے لہجے میں شک" صاف اور واضح تھا۔

شک کررہی ہو مجھ پہ ؟؟؟“ اسکے سوال کا جواب اس نے سوال کی صورت دیا۔”

سجیل ۔۔۔مجھے الجھاؤ نہیں ۔۔“ وہ تنگ آکر بولی۔”

الجھادیا تو تمہاری کزن نے ہے مجھے ۔۔“ وہ زچ ہو کر بولا۔”

“ کیا مطلب ؟؟”

کوئی مطلب نہیں ۔۔ اور تم مجھ پہ شک کرنا بند کرو۔۔ سمجھی ۔۔“ وہ ذرا غصہ سے” بولا۔

تم آجاؤ پلیز ۔۔جب سے آئی ہے گم صم ہے ۔۔خاموش ہے بالکل ۔۔ تم ہی اس سے” بات کرو۔۔“ وہ التجائیہ انداز میں بولی۔

میں کیا بات کروں اس سے ؟ میری طرف سے وہ بھاڑ میں جائے ۔۔اور” پلیز ۔۔ فون رکھو ۔۔مجھے تیار ہونا ہے ۔۔۔ایوبیہ کے لیئے ایک گھنٹہ تک نکلنا ہے ۔۔ تم لوگ بھی تیار ہو جاؤ ۔۔"اس نے اپنے دھول سے اٹے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو نارمل کیا۔

مہر ؟؟ روئے جارہی ہے وہ ۔۔ کوئی بات نہیں کررہی وہ ۔۔ تم چلو میرے ”“ ساتھ ۔۔“ رمشا بھاگتی بھاگتی کیمپ سے باہر آئی۔اسکی بات دوسری طرف کال پہ موجود سجیل کے کان میں بھی پڑچکی تھی۔

سن رہے ہو سجو؟؟؟ تم آجاتے اگر تو۔۔" اس سے پہلے وہ مزید کوئی بات" کرتی، دوسری طرف سے فون پٹخ دیا گیا تھا۔

"فضول میں بات کا بھتنگڑ بنا رہی ہے یہ لڑکی۔۔" وہ دانت پیستا ہوا بولا۔

اس نے موبائل کا فرنٹ کیم کھولا اور اپنے حلیے کا جائزہ لیا۔

"ایک رات میں ہی مجنوں بنادیا ہے اس نے تو۔۔" اسکے دل نے جیسے اس سے مذاق کیا تھا، جس پہ اسکے لبوں پہ نیم انداز میں مسکراہٹ پھیل سی گئی۔

پانی ٹھنڈا ہونے کے باوجود اس نے کیمپ کے باہر رکھے پانی کے برتنوں سے پانی لیا اور اپنے سر پہ ڈالتے ہوئے سردی سے کپکپانے لگا۔ جوں ہی اس نے پانی اپنے منہ پہ ڈالا تو اسکے ذہن میں رمشا کی بات گھومی جو وہ مہر سے کہہ رہی تھی۔

"رو رہی ہے وہ۔۔"

اسکے تو پاؤں پہ بھی چوٹ لگی تھی۔۔" وہ خود سے بولا۔ "بھاڑ میں" جائے۔۔" اگلے ہی لمحے اس نے اپنے خیال کو جھٹکا۔

دوسری طرف مہر بھاگتے ہوئے کیمپ میں آئی۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟ کیوں رو رہی ہو ایسے؟؟؟" اس نے اسے اپنے سینے سے" لگایا۔

چپ کر جاؤنا۔۔ ایوبیہ کے لیئے سب تیار ہو رہے ہیں اور تم ہو کہ۔۔۔ تمہاری وجہ سے ہم کہیں لیٹ نہ ہو جائیں۔۔"

"مہر۔۔مجھے واپس جانا ہے۔۔مجھے نہیں جانا کہیں بھی۔۔"

مہر اسکی بات پہ چونکی۔اس نے اسے اپنے سے الگ کیا اور سوالیہ بولی۔

آریوان یور سینسز؟؟؟ ہوا کیا ہے آخر؟؟ یہ بتاؤ گی کیا مجھے؟ جینی۔۔۔ کچھ پوچھ رہی ہوں میں۔۔ اسے فون کیا ہے وہ کچھ بولتا نہیں۔۔اس نے بھی غصہ سے فون پٹخ دیا۔۔اور یہاں تم۔۔۔۔"

کچھ نہیں کہا انہوں نے؟؟" جینی نے آنکھوں میں گہری چمک لیئے ہوئے پوچھا۔"

کچھ کہنا تھا کیا؟؟" وہ سوالیہ بولی۔"

وہ تو نہیں بولا۔۔ تم ہی بولو۔۔کہ کیا ہوا ایسا۔۔تم دونوں کیوں ایسے بی ہیو کر رہے ہو؟؟"

جب وہ نہیں بولے کچھ تو میں کیا کہوں؟؟" وہ سسکتے لبوں سے بولی۔"

بلکہ انکا ذکر ہی میرے سامنے نہ کرو۔۔ مجھے انکا نام ہی نہیں سننا۔۔ بھاڑ میں جائیں وہ۔۔"

اسکے آخری لفظوں پہ مہر نیم انداز میں مسکرائی۔

اس ہنسی کا کیا مطلب سمجھو میں ؟؟" اس نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔"

اس نے بھی یہی کہا ہے۔۔ مطلب۔۔ تم دونوں کو ایک دوسرے سے "

محبت۔۔۔۔" وہ کہتے کہتے اسکے ٹوکنے پر رکی۔

نہیں۔۔ نہیں ہے محبت۔۔ مجھے ان سے محبت نہیں ہے۔۔" وہ چیخ چیخ کر بولی۔"

اسکے کہے لفظوں کو سنتے ہوئے وہ کیمپ کے باہر ہی رک گیا۔

"یہ محبت ہی ہے۔۔ جسے شروع شروع میں بھاڑ میں بھیجنے کو جی چاہتا ہے بعد میں اسی کے ساتھ اپنی زندگی جنت بنانے کو جی چاہتا ہے۔۔ ایسا میں نے فلموں میں دیکھا ہے ۔۔"مہر نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا تو وہ اونچا اونچا رو دی۔

"تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا میرا مذاق بنانے کا۔۔"

اسکی کیفیت کو وہ خوب محسوس کر چکی تھی، تبھی وہ اس سے سارا سچ ابھی اور اسی وقت اگلوانا چاہتی تھی۔

محبت نہیں ہے تو رو کیوں رہی ہو اسکے لیئے ؟؟؟ اور یہ جیکٹ۔۔ یہ جیکٹ۔۔ یہ " بھی تو اسی کی ہے نا؟؟ پچھلے دو گھنٹوں سے پہنے ہوئے ہو اسے۔۔ جیکٹ گیلی ہونے " کے باوجود تم نے اتاری کیوں نہیں؟؟ وجہ بتاؤ گی؟؟

اس نے اسے خوب جھنجھوڑا۔ سجیل نے چاہا کہ وہ کیمپ میں داخل ہو مگر مہر کے اس

سے کیے گئے سوال پہ وہ رک سا گیا۔

جواباً وہ خاموش رہی۔ مگر کچھ دیر توقف کے بعد اس نے اسکی جیکٹ اتارنا شروع کی۔

انکی جیکٹ چاہیئے تو یہ لو۔۔ مگر کبھی یہ مت کہنا کہ مجھے محبت ہے اس انسان ''

''سے۔۔

اس کی اس بات کو وہ برداشت نہ کر پایا۔۔ کیونکہ ابھی کل رات اس نے اس سے خود اظہار کیا تھا۔ اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ سے کیمپ میں داخل ہوا۔ جینی نے جیکٹ اتاری اور اسے زور سے زمین پہ پھینکا۔

اسکی جیکٹ اس کے پیروں میں جا گری۔

جینی۔۔۔ یہ کیا بدتمیزی ہے ؟؟؟'' مہر نے غصہ سے کہا اور جیکٹ کی جانب '' بڑھی۔

جوں ہی اس نے نگاہیں اٹھا کت دیکھا تو اسے اپنے سامنے پاکر وہ ہکی بکی رہ گئی۔

تم۔۔ یہاں ؟؟'' مگر اسکی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا تھا۔''

اس نے دونوں کو یکبارگی میں دیکھا اور پھر وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا۔ تاکہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے وابستہ مسائل حل کر سکیں۔

وہ جھکا اور اپنے پاؤں پہ گری، اپنی جیکٹ اٹھاتے ہوئے اس کے قریب آیا۔

میرے بھائی کی جیکٹ ہے یہ۔۔آج تک میں نے اس کے ساتھ یہ سلوک نہیں کیا"

جو آج۔۔" جینی نے چڑ کر بے حد طنز سے اسے دیکھا تو اسکی بات ادھوری ہی رہ گئی۔

آخر مسئلہ کیا ہے تمہارا؟؟ بولو۔۔" وہ کچھ دیر توقف کے بعد اس سے بولا۔"

ایسے بی ہیو کر رہی ہو جیسے میں نے کل رات پتہ نہیں کیا کر دیا تمہارے"

ساتھ۔۔ تمہاری گھٹیا حرکت کے باوجود بھی میں چپ ہوں۔۔اور تم ہو کہ مجھے

ہی۔۔" اسکی آنکھوں سے اس کا غصہ عیاں تھا۔

آپ کو آپ کی جیکٹ مل گئی۔۔اب آپ جا سکتے ہیں۔۔" وہ بمشکل ہی اپنا سانس"

بحال کر پائی تھی۔

مگر اسکی ہٹ دھرمی میں کسی صورت کمی نہیں آرہی تھی۔

تو تمہیں کیا لگتا ہے؟ میں یہاں اپنی جیکٹ لینے آیا ہوں؟؟" وہ چڑ کر بولا۔"

تو؟؟" اس نے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھا اور پھر خود ہی جواب اخذ کرتے"

ہوئے بولی۔

تو اب آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ سے معافی مانگوں؟؟ تو اس بات کے لیئے"

معذرت کہ میں کبھی آپ سے معافی مانگوں گی۔۔" وہ ذرا اکڑ کر بولی تو اسکے چہرے

پہ پڑی شکنیں یکدم مسکراہٹ میں تبدیل ہو گئیں۔

www.neweramagazine.com

"میرے چاہنے کی بہت فکر ہے تمہیں؟" اسکے سوال پہ اس نے غصیلی نگاہوں سے اسے گھورا، گویا اسکی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے۔ مگر اسے کہاں فکر تھی؟ اسکی آنکھوں میں غصہ ہو یا کچھ اور۔۔ وہ اسکے مزید قریب آیا تو وہ اس سے دو قدم پیچھے کی طرف ہولی۔

میں تو چاہتا ہوں کہ۔۔" اب کی بار پھر سے اسکی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ کیمپ" میں مہر آ چکی تھی۔

اسکے قدموں کی چاپ سن کر وہ خاموش ہو گیا۔

بس "سوری۔۔" دونوں کو قریب دیکھ کر مہر بمشکل ہی خود کو ضبط کر پائی تھی۔"

دونوں کو قریب دیکھ کر اسکا دل تقریباً "بند" منٹ ہیں ایوبیہ کے لیئے نکلنے میں تو۔۔ ہونے کو تھا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا؟ جب آپکا من پسند شخص کسی اور کی دسترس میں ہو تو دل کی دھڑکنیں تو ضرور بند ہو نگی۔

بات ادھوری ضرور ہے جنت۔۔ لیکن اسکے معنی ضرور مکمل ہیں۔۔" اس نے" محبت سے اس کے چہرے پہ نگاہ ڈالی اور مسکراتے ہوئے اس سے دور ہٹا۔

جنت نے مہر کی طرف دیکھا اور پھر خود کو نارمل کرتے ہوئے اپنے سوٹ کیس میں سے پہننے کے لیئے کپڑے ڈھونڈنے لگی۔

کیاہوا تمہیں ؟؟" کیمپ سے نکلتے ہوئے اسکا دھیان مہر پر پڑا جس کے چہرے کا" رنگ فق تھا۔

کچھ نہیں۔۔ کیاہونا ہے بھلا مجھے۔۔ دیر ہورہی ہے۔۔ تم اپنی باقی بات بعد میں" پوری کرلینا۔۔" وہ زبردستی ہنسی اور پھر ذرا بے تکلفی سے بولی جس پہ وہ دھیما سا مسکرادیا۔

سجیل کواپنے پاس سے گزرتا ہوا اسے ایسالگا جیسے اسکے جسم سے اسکی جان جارہی ہو۔ ایک یہی شخص تھا جسے اس نے چاہا تھا۔

تو محبت اسے بھی ہے۔۔" وہ خود سے یہ الفاظ انتہائی کرب کی حالت میں کہہ پائی" تھی کیونکہ حقیقت بھی تو یہی تھی۔

آنسو اسکی آنکھوں سے بہنے کے لیئے بے تاب تھے جسے اس نے اپنی آنکھوں میں بمشکل ہی روک رکھا تھا۔

☆☆☆☆

☆☆

جوں ہی سفر کا آغاز ہوا تو سبھی کے چہروں پہ ایک الگ چمک دوڑ گئی۔ ہر طرف پہاڑ اور ان پہاڑوں سے گری وادی قابل دید تھی۔ سرد موسم اور ہلکی ہلکی برفباری بلاشبہ

سفر کی رونق بڑھا رہے تھے، مگر اسکے چہرے کی رونق کہیں کھو سی گئی تھی۔

کسی کو چاہنا اور پھر اسکا کسی اور کو چاہنا کسی عذاب سے کم تو نہیں"

ہے۔۔ لیکن۔ جنت۔۔ہے بھی تو چاہے جانے کے قابل۔۔اور سجیل جیسا انسان جنت کے لیئے ہی ہو سکتا ہے۔۔ میرے لیئے نہیں۔۔" وہ خود سے گویا ہوئی جبکہ اسکا پورا دھیان اپنے ساتھ بیٹھی جنت پہ تھا، جسے وہ رشکیہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

تم ٹھیک تو ہو؟؟" جنت نے اسکی نگاہوں کا رخ اپنی جانب پایا تو پوچھا۔"

کیوں؟ایسا کیا ہے تم میں کہ تمہیں دیکھنے سے بیمار ہو جاتا ہے بندہ؟؟" مہر نے اسکی بات کو مذاق میں اڑایا۔"

امممم۔۔مممم۔۔" اس نے خاموشی سے اسکی طرف دیکھا اور پھر بولی۔"

"مہر؟؟"

ہاں۔۔" اس نے اسکی جانب پھر سے دیکھا۔"

اس سے محبت کرتی ہو؟؟" اس کے اس سوال پر مہر کے چہرے پہ اداسی اور لبوں پہ" خاموشی سی چھا گئی۔

دوسری طرف اسکے جواب کی منتظر جنت کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ کہ وہ کیا جواب دے گی؟ ہاں میں جواب دیا تو وہ کیا کرے گی؟

مہر؟؟“ اس نے پھر سے اسے پکارا۔”

ہاں۔۔“ وہ اپنے خیالوں سے نکلی۔”

نہیں۔۔“ وہ اسکی طرف دیکھ کر یکدم بولی۔ ”

پکانا؟؟“ وہ یقین کی غرض سے بولی۔”

یقین کر لو۔۔ دوست ہے وہ میرا۔۔اور بس۔۔دوستوں کی طرح چاہتی ہوں اسے ”

اور بس۔۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔“ وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں کاٹتے ہوئے بولی جبکہ اسکی آواز صاف کانپ رہی تھی۔

جنت نے ایک نظر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور پھر اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے، اپنا سر سیٹ کی پشت کے ساتھ لگا کر پر سکون ہونے کی کوشش کرنے لگی۔

مہر نے یونیورسٹی میں اس سے جو بات کی تھی، وہ خود کو چاہ کر بھی وہ بات سوچنے سے روک نہ سکی۔

میں جانتی ہوں تم کیا سوچ رہی ہو؟ ارے یار۔۔کم آن۔۔ دوست ہے وہ میرا اور ”

بس۔۔۔کچھ نہیں۔۔ قسم سے۔۔“ مہر نے ہنسنے کی خوب اداکاری کی۔

جنت نے آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھا اور پھر سے آنکھیں بند کرتے ہوئے گاڑی میں لگے گانے کو سننے لگی۔

یہ ممکن تو نہیں کہ دل نے جسے چاہا وہ مل جائے۔۔" گاڑی میں فل میوزک آن" تھا۔

مہر کو ایسے لگا جیسے وہ اس سے کہہ رہی ہو۔۔"جھوٹ آنکھوں سے جھلکتا ہے۔" تبھی اس نے فوراً سے اپنی آنکھوں میں چھپی اداسی کو دور کرنے کے لیئے گانا تبدیل کرنے کی درخواست کی۔

ارے یہ کیا؟؟ گانا تبدیل کیجیئے۔۔ بریک اپ والی فیلینگز آرہی ہیں مجھے۔۔۔" " اس نے آگے بڑھ کر ڈرائیور سے کہا تو سبھی کا قہقہہ بلند ہوا اور سبھی نے مہر کی بات پہ اکتفا بھی کیا۔

البتہ جنت نے ایک سیکنڈ کے لیئے لاپرواہی سے آنکھیں کھول کر اسے دوبارہ سے دیکھا اور پھر سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

ہاں یہ زیادہ ہی افسردہ کر گیا ہے۔۔" سر سمیع اللہ اعوان نے کہا تو ڈرائیور کو اپنے" موڈ کے برعکس چاروناچار گانا تبدیل کرنا ہی پڑا۔

وہ واپس اپنی سیٹ کی طرف آ ہی رہی تھی کہ سجیل نے ہنستے ہوئے اسے کچھ اشارہ کیا جسے وہ سمجھ گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ رمشا کے ساتھ والی سیٹ پہ آموجود ہوئی جہاں تمام طلبہ وطالبات

تالیاں بجاتے ہوئے گانے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"جیسے ہو۔۔ ویسے رہنا۔۔ تم سے بس۔۔ یہی کہنا۔۔"

☆☆☆

☆☆☆☆☆

وہ اسکی ساتھ والی سیٹ پہ براجمان تھا۔اسے وہاں بیٹھے تقریباً پندرہ منٹ ہو چکے تھے مگر اسکی طرف سے جیسے آنکھیں نہ کھولنے کا ارادہ ہی کر لیا گیا تھا۔وہ اپنے تصور میں اسے سوچتے ہوئے بے حد پر سکون اور مسرور تھی۔

سولہویں منٹ میں اس نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پہ رکھا۔

وہ یکدم چونکی۔

آپ؟؟یہاں؟؟ یہاں کیا کر رہے ہیں آپ؟؟" وہ ہڑبڑا سی گئی۔"

ریلیکس۔۔" اس نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے رکھا جسے وہ اس کے ہاتھ سے" نکلوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

ہاتھ چھوڑیئے میرا۔۔" وہ زور دے کر ذرا آہستگی سے بولی۔"

"کچھ دیر صبر کر جاؤ۔۔ بات کرنی ہے مجھے۔۔"

کون سی بات؟؟" وہ ہاتھ چھوڑنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی۔"

وہی جو ادھوری رہ گئی تھی۔۔ تم نے سمجھی تو ہو گی نہیں۔۔تو سوچا میں ہی سمجھا دوں۔۔" وہ ذرا شرارتی انداز میں بولا۔

"مجھے نہیں سمجھنا کچھ بھی۔۔ جائیں یہاں سے۔۔ اس سے پہلے کہ سر سمیع آپ کی واٹ لگا دیں۔۔" اس نے گویا اسے دھمکاتے ہوئے سر سمیع کی طرف اشارہ کیا۔جو بچوں کے ساتھ سفر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"اوہ۔۔ میرا اتنا خیال؟؟" وہ مذاحیہ انداز میں بولا۔

"اپنا خیال ہے۔۔ آپ کا کیا ہے؟؟ کوئی کچھ نہیں کہے گا آپکو۔۔ تو برائے مہربانی۔۔" اس نے ہاتھ چھڑوانا چاہا۔

"بے فکر رہو نا۔۔ میرے مضبوط ہاتھوں میں تمہارا ہاتھ ہے۔۔ہاں تو میں چاہتا ہوں کہ۔۔۔" وہ اسکے قریب ہوتے ہوئے بولا، جبکہ وہ اس سے تھوڑا پیچھے کو ہو رہی تھی۔

"ہاں بھئی بچو؟؟ کچھ ریفریشمنٹ چاہیئے کسی کو؟؟ ایک ٹک شاپ آ رہی ہے سامنے۔۔" سر سمیع نے جوں ہی پیچھے مڑ کر سوال کیا تو انکا پہلا دھیان ہی سجیل اور جنت پہ پڑا۔

انکے ذہن میں رات والا منظر گھوما۔ جنت نے فوراً سے اپنا دوپٹہ اپنے اور اسکے ہاتھ پہ

رکھا کیونکہ اسکا ہاتھ ابھی بھی اسکے ہاتھوں کی گرفت میں تھا۔ وہ ان سے نظریں چراتے ہوئے گاڑی سے باہر نظر آتے پہاڑوں کو دیکھنے لگی۔

انہوں نے دونوں کو شکی نگاہوں سے دیکھا اور انکے قریب آنا چاہا مگر قدم بڑھاتے بڑھاتے رک گئے۔

نہیں سر۔۔ ایوبیہ ہی رکیئے گا۔۔ موسم پہلے ہی خراب ہو رہا ہے۔" یہ سجیل تھا جس نے کسی کے جواب دینے سے پہلے ہی جواب دیا۔

ام م م م۔۔ ٹھیک ہے۔۔" وہ نیم انداز میں مسکرائے اور چہرہ پلٹ کر دوبارہ سے" سفر سے لطف اندوز ہونے میں مصروف ہوئے۔ مگر انکی چھٹی حِس ابھی بھی ان دونوں کا تعاقب کر رہی تھی۔

جنت نے کن اکھیوں سے انکی طرف دیکھا اور پھر اپنا ہاتھ یکدم پورے زور سے اسکے ہاتھ کی گرفت سے نکالا۔

حد ہوتی ہے۔۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟؟ کیا سمجھتے ہیں؟؟ مجھے اس سے کوئی غرض"

"نہیں۔۔۔البتہ آپکی اس حرکت سے سر سمیع کچھ بھی سمجھ سکتے تھے۔۔

تو ڈر رہی ہو تم؟؟" وہ ہنسا۔"

نہیں۔۔ نہیں ڈرتی میں۔۔ سمجھے آپ۔۔اور پلیز جایئے یہاں سے۔۔مجھے نہیں سننا"

"کچھ بھی۔۔۔

اس نے نظر بھر کے اسے دیکھا۔

" ڈرتی نہیں ہو۔۔تو دوپٹے سے اپنا اور میرا ہاتھ چھپایا کیوں؟؟"

اسکی شرارتی ہنسی اسکے اندر آگ کے شرارے پیدا کر رہی تھی۔

آپ جارہے ہیں یہاں سے کہ میں جاؤں؟؟؟" اس نے سوال کیا مگر جواب میں وہ" دبے انداز میں مسکرا ہی دیا تھا۔

آخر وہ خود ہی اٹھی تو وہ اس سے پہلے موجود سیٹ پہ تھوڑا سا آگے ہو کر بیٹھا اور اسکا ہاتھ دوبارہ تھامتے ہوئے بولا۔

بیٹھ جاؤ۔۔کم از کم اپنے اس چوٹ لگے پاؤں کا ہی خیال کرلو۔" اسکے لہجے میں ذرا" سختی تھی۔

سر سمیع کن آکھیوں سے دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

آپ کیا چاہتے ہیں آخر؟؟؟" وہ تنگ آکر دوبارہ سیٹ پہ بیٹھی۔"

سمیل۔۔ جو کچھ تم نے رات میں کہا وہ سب اپنے پورے ہوش وہواس میں" بولو۔۔" وہ بڑے آرام سے بولا تو وہ ذرا گھبرا سی گئی۔

" کیا؟؟؟کیا؟؟کیا بولا میں نے؟؟"

یہی کہ تم۔۔" اسکے موبائل پہ بیل ہوئی تو وہ بات کرتا کرتا خاموش ہوا۔"

جی۔۔ کون؟؟" اس نے اسے اگنور کرتے ہوئے فون اٹھایا۔"

پہچانیئے۔۔" دوسری طرف سے اسکی محبت بھری آواز اسے سنائی دی۔"

جی۔۔" وہ ذرا کنفیوز ہوئی۔"

نظریں جھکانے کے ساتھ ساتھ آواز دھیمی رکھنے کی قائل بھی ہیں"

آپ؟؟" دوسری طرف سے شرارتی انداز میں قہقہہ لگایا گیا تھا۔

آپ؟؟ جہانگیر؟؟" وہ ذرا رک رک کر بولی۔"

سجیل نے چونک کر اسے دیکھا۔

جنت نے کن آکھیوں سے اسے دیکھا اور پھر جہانگیر کے ساتھ بے تکلفی سے بات کرنے لگی۔

"کہاں تھے آپ؟؟ اتنے دن؟؟؟ جانتے ہیں کتنا یاد کیا میں نے آپکو۔۔۔"

جہانگیر اپنے آفس میں موجود کرسی پہ بیٹھا ہوا تھا مگر اسکے کیے گئے سوال پہ چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

سیریئسلی؟؟ آپ نے مجھے یاد کیا؟؟" اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔"

جی۔۔ منگنی آپ سے ہوگی تو آپ کو ہی یاد کروں گی نا!" وہ مصنوعی ہنسی تو سجیل"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غصہ سے اسکے پاس والی سیٹ پر سے اٹھ کھڑا ہوا۔

میری خوش نصیبی۔۔ خوشی ہوئی سن کر جتنا بے قرار میں آپ کے لیئے تھا اتنا آپ"

بھی تھیں۔۔" جہانگیر کی بات سن کر وہ خاموش ہو گئی کیونکہ اسکا پورا دھیان سجیل

پہ تھا جو برہم مزاجی سے اسکے پاس سے اٹھ کر اس کے سامنے سے ہٹ گیا تھا۔

اس نے اپنا دھیان اسکی طرف متوجہ کیا، جو کال پہ اسکے جواب کا منتظر تھا۔

"نمبر کہاں سے ملا آپکو؟؟"

مل ہی گیا۔۔ جہانگیر ہارون کوئی چیز ڈھونڈے اور اسے نہ ملے۔۔ ہو ہی نہیں"

سکتا۔۔" وہ ذرا فخر سے مسکرایا۔

اوہ۔۔ تو یہ بات ہے۔۔" وہ بھی مسکرا دی۔"

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆ نیو ایرا میگزین شکریہ ادارہ:

ایوبیہ پہنچتے ہی سب نے ہوٹل میں اپنا اپنا سامان رکھا۔فریش ہوئے اور کھانے کے لیئے ڈائیننگ ہال میں پہنچے۔

مہر نے کسی حد تک خود کو سمجھا لیا تھا کہ اس کی قسمت اب اس انسان سے وابستہ نہیں رہی، جسے وہ صبح و شام سوچا کرتی تھی۔

"جی تو سب ٹھیک ہیں ناں ؟؟" سر سمیع ڈائیننگ ہال میں موجود میز کے سامنے موجود کرسی پہ نشست سنبھالتے ہوئے سب کی طرف متوجہ ہوئے۔

"جی سر۔۔" سب کی طرف سے یکبارگی میں جواب دیا۔

"آپ سب آرام سے کھانا کھایئے۔۔ ایک گھنٹہ تیاری کے لیئے۔۔اس کے بعد ٹھنڈیانی کے لیئے نکلیں گے۔۔ اور شام میں یہاں بازار میں۔۔ٹھیک ہے ؟؟؟"

"جی سر۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔" سب سٹوڈنٹس نہایت خوش اور پر جوش تھے۔

"جنت بیٹی !" انہوں نے اسکا اداس چہرہ دیکھا تو بولے۔

"آپ کا پاؤں بہتر ہے اب ؟؟؟" یہ سوال تو انکی طرف سے کیا گیا تھا لیکن جواب کا

منتظران سے کہیں زیادہ سجیل تھا جو کافی دیر سے اسے قدرے انہماک سے دیکھ رہا تھا۔

اس کے برابر میں بیٹھی مہر نے اسے کہنی مار کر ہلایا تو وہ جواب دینے کے قابل ہوئی۔

"جی۔۔بہتر ہے سر۔بس تھوڑی سی درد ہے۔۔"

تھوڑی ہی دیر میں بیرے گرما گرم کھانا میز پہ لگانے لگے جس کی خوشبو سے سبھی لوگ پر سکون ہوئے۔کیونکہ "پہاڑی علاقوں کے کھانوں کی تو بات ہی الگ ہے نا!"

کھانا کھا لیجیئے۔۔اسکے بعد آپکو سر سجیل پیناڈال لا دیتے ہیں۔۔" انکا کہنا تو نارمل تھا" مگر در حقیقت وہ سجیل اور جنت کے تاثرات دیکھنا چاہتے تھے۔

انہوں نے ترچھی نگاہیں کرتے ہوئے یکبارگی میں دونوں کو دیکھا۔

دونوں نے یکدم نظریں اٹھا کر انکو دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو۔۔ ہال میں موجود سبھی لوگ دونوں کے مابین بے چینی اور بے ترتیبی کو نوٹ کرتے ہوئے مسکرا دیئے۔

کیاہوا؟؟ سر سجیل ؟؟ آپ کے پاس فرسٹ ایڈ باکس ہے نا؟؟" سر سمیع کے" ساتھ بیٹھے سر واجد نے کہا۔

جی۔۔" اسکی طرف سے بڑی سادگی سے جواب دیا گیا۔"

کھانا لگتے ہی سبھی لوگ کھانا کھانے میں مصروف ہوئے۔مہر نے اسے اسی وقت میسج کیا۔

"کھانے کے فوراً بعد کاریڈور میں ملو مجھ سے۔۔"

اس نے میسج پڑھا اور خاموشی سے اسکی طرف دیکھ کر اثبات میں گردن ہلا دی۔

☆☆☆☆☆

☆☆

ہاں ! مہر۔۔ خیریت۔۔؟؟" سحیل نے اس سے پوچھا۔"

پہلے تو میرے بلانے پہ کبھی تم نے ایسا نہیں پوچھا۔۔" اس کے لہجے میں دکھ تھا" جسے اس نے محسوس نہیں کیا۔

"نہیں۔۔وہ۔۔۔اسے میڈیسن دینی ہے نا۔اس لیئے ذرا جلدی میں تھا۔۔"

ام م م۔۔م م۔۔ اتنی فکر ہے اسکی۔۔" اس نے شرارتی انداز میں کہا۔"

نہیں۔۔ایسی بات تو نہیں۔۔ وہ پرنسپل صاحب نے کہا تو۔۔۔" وہ بات کرتے کرتے خاموش ہوا مگر پھر کچھ دیر بعد بولا۔

"اچھا کیا بات تھی۔۔تم نے بلایا تھا۔۔"

ہاں ! کیا بات ہے؟؟ تم اس سے کوئی بات کرنا چاہتے تھے؟ ہو گئی بات؟؟" وہ اہم مدعے پہ آئی۔

"وہ کچھ سنے تب نا!"

اگر برا نہ لگے تو پوچھ سکتی ہوں کہ کیا بات؟؟؟" وہ ذرا ہچکچائی۔"

" دوست ہو تم میری اور اس قدر بیگانہ سوال؟؟"

وہ مجھے لگا کہ۔ کہیں۔۔ کوئی پرسنل بات نہ ہو۔۔ پہلے بھی پوچھا تھا مگر تم نے بتایا ہی"

"نہیں۔۔۔

اوہ۔۔وہ۔۔ بس ڈسٹرب تھا کچھ۔ یار۔۔مہر۔ تمہاری کزن میں کہیں یہ فطری"

مسئلہ تو نہیں کہ ایک بات کہہ کر مکر جاتی ہے یا بھول جاتی ہے۔۔" آخر اس نے

بات شروع کی۔

میں سمجھی نہیں۔۔ کیوں؟؟ کچھ ہوا کیا؟؟" وہ الجھی۔"

ہاں۔۔وہ رات میں۔۔۔" اس نے حرف بہ حرف ساری بات اسے بتائی۔ایک"

لمحے کے لیئے تو مہر کو لگا جیسے اسکے دل میں کسی نے زہر آلود خنجر اتار دیا ہو مگر اگلے ہی

لمحے وہ اسکی بات پہ چونک اٹھی۔

کیا؟؟کیا اس نے یہ سب کہا تم سے؟؟؟" وہ خود کو بمشکل ہی سنبھال پائی تھی۔"

ہاں۔۔ اور اب۔۔" وہ کہتے کہتے رکا۔"

اب؟؟ اب کیا؟؟" اسکا سانس بند ہو رہا تھا۔"

"اب میں چاہتا ہوں کہ وہ یہ سب مجھ سے اپنے پورے ہوش و ہواس میں کہے۔"

ام م م۔۔م م۔۔'' اس نے بمشکل ہی اپنا سانس بحال کیا۔''

'' ہاں۔۔تو؟؟ مسئلہ کیا ہے پھر؟؟؟''

وہی تو مسئلہ ہے۔۔ مکر رہی ہے محبت سے۔۔'' وہ تاسف سے بولا۔''

'' ہو سکتا ہے اسے کل رات میں خود کی کہی گئی بات یاد ہی نہ ہو؟؟؟''

نہیں۔۔ایسا ممکن نہیں۔۔ وہ بھول نہیں سکتی وہ سب۔۔ اگر بھول سکتی تو میرے نام پہ اسکا دل یوں دھڑکتا نہیں۔۔اور نہ ہی اسکی دھڑکنوں میں یوں بے ترتیبی ہوتی۔۔'' وہ ایک لمبی سانس بھر کر بولا۔

تم اپنا کہو نا۔۔اسکی بات چھوڑو۔۔ اس سے تم جو پوچھنا چاہتے ہو، آج پوچھ لینا۔۔ موقع بھی ہو گا اور کوئی ڈسٹرب کرنے والا بھی نہیں ہو گا۔۔۔ لیکن کیا تم ''

'' بھی؟؟؟

ہاں۔۔'' وہ نظریں جھکا کر ذرا الجائی سے مسکرا دیا تو مہر بھی زخمی انداز سے مسکرا دی۔''

'' تو کیا تم میری مدد کر سکتی ہو؟؟''

ہاں۔۔ کوئی مسئلہ نہیں۔۔ لیکن یہ میڈیسن مجھے دے دو۔۔ میں دے دوں گی اسے۔۔'' اس نے دوا اسکے ہاتھ سے لی اور وہاں سے جانے لگی۔ مگر جاتے جاتے واپس مڑی۔

میرے میسج کاانتظار کرنا۔۔ او۔کے ؟؟"اس نے اثبات میں گردن ہلائی اور" مسکرادیا۔

☆

☆☆☆☆☆☆☆

ٹھنڈیانی کے سفر کے دوران مہر کافی دیر تک اپنے اور سجیل کے مابین ہونے والی گفتگو کو سوچتی رہی۔ سجیل کا کہاہواایک ایک حرف درست ثابت ہورہا تھا۔

وہ بھول نہیں سکتی وہ سب۔۔ اگر بھول سکتی تو میرے نام پہ اسکادل یوں دھڑکتا" نہیں۔۔اور نہ ہی اسکی دھڑکنوں میں یوں بے ترتیبی ہوتی۔۔" بلاشبہ اس بات میں سو فیصد صداقت تھی۔جنت کے سامنے سجیل کا نام لینا،اسے میڈیسن دینا۔۔سب اسکی کہی ہوئی بات کی تصدیق کررہے تھے۔اب اس کے سامنے ایک مشکل کام درپیش تھا۔۔جو کہ جنت اور سجیل کا آپس میں پیچ اپ کرنا تھا۔وہ کبھی جنت کو دیکھتی تو کبھی سجیل کو۔۔ سجیل جو کہ بے حد مطمئن لگ رہا تھاجبکہ جنت کچھ کھچی کھچی سی لگ رہی تھی۔

ٹھنڈیانی کے سفر کے دوران اور وہاں گھومنے پھرنے کے دوران سجیل نے مہر کی ہدایت کے مطابق خود کواس سے بات کرنے سے دور ہی رکھا۔ وہ اسے کیوں اگنور

کررہاہے؟؟ یہ بات جنت کو اندر ہی اندر کھائے جارہی تھی۔ مگر دوسری طرف اسے علینہ بھابھی کی بات اس سے دور کیے جارہی تھی۔

ٹھنڈیانی کے سفر سے واپسی پہ عشاء کا وقت ہوچکا تھا۔ اسے اس سے بات ہونے کا شدت سے انتظار تھا مگر کوئی صورت نہیں بن پارہی تھی۔

کیسے ہو بیٹا؟؟ کب سے نمبر ٹرائے کررہاہوں تمہارا۔۔لگ ہی نہیں رہا"

تھا۔۔" راحت صاحب کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑے لان میں بیٹھے ہوئے تھے۔

جی بھائی۔۔ سگنل پرابلم تھا۔۔ ابھی ہوٹل میں آیاہوں۔۔" اس نے اپنا بیگ" کرسی پہ رکھا اور اس پہ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوٹل کے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے سبھی ٹورسٹ نیوز چینل پہ آنے والی خبروں سے ملکی حالات سے باخبر ہورہے تھے۔

تمہارے اسکیچ کی تصویر دیکھی میں نے۔۔اچھاہے بہت۔۔اب بتاؤ۔ کون ہے" وہ؟؟" وہ دوستانہ انداز میں بولے۔

کون؟؟" وہ حیرانگی سے اٹھ کھڑا ہوا۔"

وہی جو تمہارے اسکیچ میں ہے۔۔" وہ ہنس دیئے تو وہ ذرا کنفیوز ہو گیا۔"

"بیٹا۔۔ بڑا بھائی ہوں تمہارا۔۔مجھے نہیں بتاؤ گے تو کسے بتاؤ گے؟؟"

بھائی۔۔وہ مان نہیں رہی۔۔ کیا کروں؟؟سوچا آپکو بتاؤں گا جب وہ قبول کرلے گی"
سب۔۔" وہ دکھی انداز سے بولا تو راحت صاحب کھلکھلا کر ہنس دیئے۔
"تم نے ڈھنگ سے کچھ کہا نہیں ہوگا۔۔"
بھائی۔۔ہنسے تو نہیں۔۔کہا تو سب اس نے ہی تھا مگر اب وہ مکر رہی ہے۔۔" اس کی"
بات سن کر وہ ششدر رہ گئے اور یقین کی غرض سے بولے۔
" اس نے کہا؟؟ تم نے یہی کہا نا ابھی؟؟"
جی بھائی۔۔ دو منٹ۔۔ میں ذرا باہر لان میں جا کے کال بیک کرتا ہوں۔۔سر سمیع"
"کے میسجز آرہے ہیں۔۔
وہ کمرے سے باہر آیا اور کاریڈور میں سے ہوتا ہوا ہوٹل کے ڈائننگ ہال میں آیا۔
پھر وہ مکر نہیں رہی۔۔پھر وہ ڈر رہی ہے۔۔" ان کے ذہن میں اسی وقت تابینہ"
آئی۔وہ خود سے بولے اور اسکی دوبارہ کال کا انتظار کرنے لگے۔
جی سر؟؟" وہ سر سمیع کے سامنے موجود کرسی پہ آبیٹھا۔"
باقی سب بازار جانے کی تیاری میں ہیں۔۔میں نے سوچا آپکے ساتھ چائے پی"
جائے۔۔" انہوں نے سجیل کو گہری نظروں سے دیکھا۔
جی۔۔کیوں نہیں۔۔ دیگی چائے منگوالیجیئے۔۔" اس نے موبائل فون نکالا اور"

راحت کو میسج ٹائپ کیا۔

"تو کیا کروں بھائی؟؟"

بات کرواس سے۔۔ اور کیا؟؟" وہ میسج ٹائپ کرتے ہوئے ہنس دیئے۔"

ہاں۔۔دعا کریں کہ بات ہو جائے۔۔" اس نے میسج ٹائپ کیااور موبائل پینٹ کی"

جیب میں ڈالا۔

کچھ پریشان ہیں آپ؟؟؟ سب ٹھیک تو ہے۔۔" سر سمیع اسکے چہرے کے بدلتے"

زاویے دیکھ کر بولے۔

ن۔۔ن۔۔ نہیں تو۔۔سب ٹھیک ہے۔۔" وہ زبردستی ہنسا۔"

"شش وپنج کا شکار لگ رہے ہیں آپ۔۔"

انکے منہ سے خالص اردو کا لفظ سن کر وہ ہڑبڑایا۔

"کس کا شکار؟؟؟"

شش وپنج۔۔مطلب۔۔الجھن۔۔ ٹینشن۔۔" وہ اسکے پوچھنے کے انداز پہ ہنس"

دیئے۔

بہت مشکل اردو استعمال کی آپ نے۔۔میں سمجھا کسی بیماری کا نام لے لیا آپ"

نے۔۔" سجیل کی بات پہ وہ کھلکھلا کر ہنسے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ آج کل جس بیماری کا شکار ہیں۔۔کچھ کچھ اندازہ ہو رہا ہے مجھے۔۔" انکی ذو معنی"
بات کو سن کر وہ حیرانگی سے سوالیہ بولا۔

"کیا مطلب؟؟ میں سمجھا نہیں؟؟"

کچھ نہیں۔۔ لیکن سجیل صاحب۔۔راحت صاحب سے بہت اچھے تعلقات ہیں"
ہمارے۔۔اگر آپ انکے بھائی نہ ہوتے تو شاید میں آپکے بارے میں بہت جلد کوئی غلط
رائے قائم کرلیتا۔۔لیکن۔۔اگر آپ واقعی سنجیدہ ہیں۔۔تو میں۔۔ سمیع اللہ اعوان آپکا
"بھرپور ساتھ دوں گا۔۔

جی؟؟؟" اس نے حیران کن نگاہوں سے انہیں دیکھا۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چائے والے نے چائے میز پہ رکھی اور وہاں سے چل دیا۔

کچھ نہیں۔۔آئیں بائیں شائیں کریں اس بات کو۔۔چائے لیجیئے۔۔" اسکے چہرے"
کی پریشانی کو دیکھ کر انہوں نے بات کو مذاحیہ انداز میں بدلا۔

☆☆☆

☆

اب مہر کو سجیل سے کی گئی بات کو پورا کرنا، ابھی باقی تھا۔اور وہ کام صرف آج کی رات
ہی ہو سکتا تھا کیونکہ کل شام میں واپسی کا سفر تھا۔اپنے کام کو پورا کرنے کے لیئے اس

نے رمشاء کو اپنے ساتھ ملایا۔ رمشاء نے جوں ہی اسکے منہ سے وہ سب سنا جو سجیل اسے بتا چکا تھا، اس کی خوشی کی انتہاء نہیں تھی۔

چلو مہر۔۔ باہر میری ایک دو تصویریں تو کھینچ دو۔۔ پلیز؟؟؟" رمشاء نے اصرار کیا۔

یار۔۔ نہیں۔۔ بازار جاتے وقت کھینچ لیں گے نا تصویریں۔۔" مہر نے ایک نظر جنت کو دیکھا جو بیگ میں اپنے دستانے رکھ رہی تھی۔

بازار میں خریداری بھی تو کرنی ہے ناں!" رمشاء نے تکرار کی۔"

اور ویسے بھی یار۔۔ کیا فائدہ اتنا تیار ہونے کا۔۔ ادھر آنے کا؟ کیا تم نہیں جانتی" تمہاری دوست رمشا بہت بڑی سلیبرٹی ہے۔"وہ بڑے ناز سے بولی۔"ابھی تو ایک دو ٹک ٹاک بھی بنانی ہے مجھے۔۔" وہ رونے والے انداز میں بولی تو مہر اپنی ہنسی کنڑول کرتے ہوئے بولی۔

جانتی تو ہو۔۔ جنت کے پاؤں میں درد ہے۔۔ یہ کہاں ہمارے ساتھ باہر گھومے" " گی۔۔ اور اوپر سے یہ تمہارا فوٹو شوٹ۔۔ شیطان کی آنت جتنا لمبا ہے۔۔

جلدی آجائیں گے نا؟؟"رمشاء پھر سے بولی۔"

اب کی بار مہر کی جگہ جنت بولی۔

آخر مسئلہ کیا ہے؟؟میرا پاؤں کافی بہتر ہے اب۔۔ مہر جاؤ تم۔۔ کھینچ دو اسکی ''
''تصویریں۔۔ میں تب تک بازار کے لیئے تیار ہو جاتی ہوں۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔آدھا گھنٹہ لگے گا ہمیں۔۔'' رمشاء نے اسے اشارہ کیا۔جس پہ مہر ''
نے اسے غصہ سے گھورا۔

اوور ایکٹنگ بند کر۔اسے شک ہو جائے گا بد تمیز۔۔ چپ کر۔۔اور بس ''
نکل۔۔'' مہر اسکے قریب آکر بولی۔

جنت نے دونوں کو آپس میں کھسر پھسر کرتے دیکھا،تو دونوں کو عجیب نظروں سے
دیکھا۔

یہ تمہارا جھمکا اتر رہا ہے۔۔سیٹ کر دوں میں ذرا۔۔'' مہر ہنستے ہوئے بولی۔ ''

اوہ۔۔ہاں۔۔ شکریہ۔۔چلو۔۔چلیں؟؟؟'' رمشاء نے اسے نظروں سے اشارہ کیا''
جسے سمجھتے ہوئے اس نے فوراََ سے سجیل کو میسج کیا۔

سجیل۔۔آجاؤ۔۔لیکن۔۔ذرا احتیاط پلیز۔۔ کوئی مسئلہ نہ ہو۔۔ سمجھے؟'' کمرے ''
سے نکلتے نکلتے ہی اس نے اسکو یہ میسج بھیج دیا تھا۔میسج کے موصول ہوتے ہی وہ طوفان کی
صورت اٹھا۔اس چیز کی پرواہ کیے بناء کہ سر سمیع جو اس سے بات کر رہے تھے،ان کی
بات کو وہ ادھورا چھوڑ کر جا رہا ہے۔اور اس سے بھی زیادہ اہم۔۔دیگی چائے۔۔جو اس

نے بڑے ہی پیار سے آرڈر کی تھی۔۔اسکا ابھی ایک گھونٹ ہی وہ حلق میں اتار پایا تھا۔

سب ٹھیک تو ہے؟؟ آپ کی طبعیت ٹھیک تو ہے؟؟" انہوں نے جواب طلب" کیا۔

جی۔۔۔ایک ضروری کام ہے۔۔ میں آپ سے آکر بات کرتا ہوں۔۔اگر آپ" مائینڈ نہ کریں تو؟؟" وہ جاتا جاتا رکا۔

نہیں۔۔کوئی بات نہیں۔۔" انہوں نے فی الحال اس سے کوئی بات نہ کی بلکہ اسے" جانے دیا۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات
کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
نیو ایرا میگزین شکریہ ادارہ:

ان دونوں کے جانے کے بعد اس نے روم لاک کیا اور خود تیار ہونے کے لیئے شیشے کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

آج کھلے بالوں کے ساتھ کیپ پہن لوں؟؟ اچھی لگے گی؟؟" اس نے اپنا بغور جائزہ لیا اور اپنے بند کیے ہوئے سیاہ بالوں کو کھولا۔

ہاں۔۔یہ اچھا ہے۔۔" وہ خود سے بولی اور پھر کیپ نکالنے کے لیئے اپنے بیگ کی طرف بڑھی۔

اس سے پہلے وہ کیپ نکال پاتی، دروازے پہ دستک ہوئی۔

اتنی جلدی آ گئیں؟؟" وہ خود سے بولی۔اور دروازہ کھولنے کے لیئے بڑھی۔

" ہاں۔۔ بھئی۔۔یہ تو معجزہ ہی ہو گیا رمشا کہ آج پانچ منٹ میں تمہارا فوٹو شوٹ۔۔"

دروازہ کھولتے ہی اسے اپنے سامنے پا کر وہ حیران ہو گئی۔

آپ؟؟ یہاں؟؟ خیریت؟؟"وہ بوکھلا سی گئی۔

مہر نہیں ہے۔۔" اتنا کہتے ہی اس نے دروازہ بند کرنا چاہا جسے اس نے اپنے ہاتھ کی مدد سے دوبارہ کھولا۔

''میں نے مہر کا نہیں پوچھا۔''

تو؟؟؟'' اس نے دروازے پہ ہاتھ رکھا۔''

مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے۔۔'' اس نے ٹودی پوائنٹ بات کی۔''

''جی کہیئے؟؟''

یہاں نہیں۔۔ اندر آسکتا ہوں؟؟'' اس نے اجازت چاہی۔''

نہیں۔۔ اور پلیز۔۔ جایئے یہاں سے۔۔ پھر بازار کے لیئے دیر ہو گی تو آپ اساتذہ''
''کرام کا لیکچر سننا پڑے گا۔

اور اگر اب بات نہیں سنو گی تو تب بھی لیکچر سننا پڑے گا۔۔'' وہ اسکے انداز پہ ہنس''
دیا۔ مگر پھر ملتجی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

''پلیز۔۔ صرف تھوڑی دیر۔۔''

آپ کو شاید سمجھ نہیں آرہا کہ مجھے آپ سے بات کرنے میں کوئی انٹریسٹ''
نہیں۔۔'' وہ ذرا غصہ سے بولی۔

نہ ہو۔۔ مگر مجھے ہے سمجھی۔۔'' اس نے بھی اسی کہ انداز میں جواب دیا اور نیم''
کھلا دروازہ دھڑام سے کھولتے ہوئے اندر آموجود ہوا تو وہ سیخ پا ہوئی۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟'' اس نے حیران کن نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا۔''

" بہتر یہی ہے کہ میری بات سن لو۔۔"

نہیں سننی مجھے کوئی بھی بات۔۔آخر آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتا۔" وہ زچ ہو کر بولی۔

بے فکر رہو۔۔دروازہ کھلا ہے۔۔کچھ نہیں ہو گا تمہارے ساتھ۔۔" اسکے الفاظ سننے کے بعد وہ چپ چاپ کرسی پہ آبیٹھی۔

دو منٹ کی گہری خاموشی کے بعد وہ بولی۔

"آپ بہت غلط کر رہے ہیں۔۔"

اور جو تم نے کیا؟؟وہ؟؟" اس نے اسے جھنجھوڑنا چاہا۔"

آخر وہ تنگ آکر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیا کیا ہے ؟؟ آپ تو ایک بات کے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں۔۔فضول میں۔۔"""

اس نے خشمگیں نگاہوں سے استفسار کیا۔"فضول تھا وہ سب کیا؟؟"

مجھے نہیں یاد۔۔ اور اگر میں نے آپکو ایسا ویسا کچھ بول بھی دیا تھا کل رات۔۔تو اسے "سچ سمجھنے کی غلطی آپکی۔۔سو مجھے پریشان نہ کریں اور جائیں یہاں سے۔۔

کمرے کے باہر ان دونوں کی آتی آواز کو سر سمیع بغور سن رہے تھے۔ان کا جی چاہا کہ وہ آگے بڑھ کر سجیل کو اسے پریشان کرنے سے روکیں۔مگر"کل رات" والی بات

سے وہ جاتے جاتے رکے۔

میں تب تک نہیں جاؤں گا جب تک تم مجھ سے اپنے پورے ہوش وہواس میں وہ"

"سب نہ کہہ دو جو تم نے کل رات کہا۔۔

تو ٹھیک ہے۔۔ آپ رکیے یہاں۔۔میں ہی چلی جاتی ہوں یہاں سے۔۔" اس نے"

اپنی شال کو بستر سے اٹھایا اور دروازے کی جانب بڑھی۔

اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔۔اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔

تمہیں ڈر کس بات کا ہے آخر جنت ؟؟" اسکے منہ سے اپنا نام سننے کے بعد وہ بری"

طرح سے کانپنے لگی تھی اور ایسا ہوتا بھی کیوں نہ ؟؟ اسکا ہاتھ جو اسکے مضبوط ہاتھ کی

گرفت میں تھا۔

"ریلیکس۔۔"

دیکھو۔۔ تمہیں اگر کسی کا ڈر ہے تو میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔۔ کبھی ساتھ نہیں"

چھوڑوں گا تمہارا۔۔ دیکھو یہ محبت ایسے نہیں ہوتی۔۔یہ کوئی عام چیز نہیں

"ہے۔۔جس کی بے قدری کرو تم۔۔

پہلے تو آپ بلا اجازت یہاں آگئے۔۔اس چیز کی پرواہ کیے بناء کہ کسی نے دیکھ لیا تو کیا"

ہو گا؟؟اور اب میرا ہاتھ۔۔ میرا ہاتھ ایسے پکڑا ہے جیسے آپ کی ملکیت ہو۔۔ اگر

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ میں ایتھیکس نام کی چیز نہیں ہے تو یقین کیجیئے۔۔آپ محبت کا کشکول لے کر بھلے ہی میرے آگے کھڑے کیوں نہ ہو جائیں۔۔ محبت کبھی بھیک میں بھی نہیں ملے گی۔۔ سمجھے آپ۔۔"

اس نے اپنا ہاتھ پورے زور سے اسکے ہاتھ سے چھڑوانا چاہا مگر اس نے غصہ سے اپنی گرفت کو مضبوط کر لیا۔

"حد ہوتی ہے بدتمیزی کی۔۔ معاف کر دیں مجھے۔۔ خدا کے لیئے۔۔" آخر وہ اس کے سامنے کمزور پڑتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"محبت کو بھیک کا نام نہیں دو۔۔یہ بول کر تم میرا اور اپنا مذاق بنا رہی ہو۔۔" اس نے اسکا ہاتھ چھوڑا تو اس نے اپنے بکھرے بالوں کو درست کیا۔

"یہ سب ممکن نہیں ہے۔۔ میری منگنی ہو چکی ہے اور مجھے انہیں سے محبت کرنا ہے۔۔ آپ سے جو کچھ بولا وہ محض فضول تھا۔۔ میں ہوش میں نہیں تھی تب۔۔"

اس نے ایک لمحے کے لیئے اس پہ گہری نگاہ ڈالی اور پھر ہولے سے مسکرا دیا۔

"تم ہوش میں نہیں تھی۔۔ مگر میں تو تھا۔۔تمہارا وہ "محض فضول" سا مجھ سے اظہار کرنا، میری زندگی کا حاصل ہے جنت۔۔ پلیز۔۔میرا ساتھ دو۔۔ تمہیں کبھی

شرمندگی نہیں ہوگی۔۔ٹرسٹ می۔۔" وہ پراعتمادی سے بولا تو وہ ہنس دی۔اسکے لہجے میں طنز صاف واضح تھا۔

ٹرسٹ۔۔" اس نے اپنے آنسوؤں کو اپنے ہاتھوں سے رگڑ کر صاف کیا۔"

وہ اسکے اس طرح طنزیہ ہنسنے پہ پریشان ہوا۔"اس طنز کی وجہ جان سکتا ہوں کیا؟"

"رہنے دیجیئے۔۔آپ برداشت نہیں کر پائیں گے۔۔"اس نے بے پرواہی سے کہا۔

"میری برداشت کی فکر نہ کرو۔۔برداشت بہت ہے مجھ میں۔۔"

اسکی بات پہ اس نے گہری سانس لی۔اب کی بار وہ دکھ سے بولی۔

میری خالہ نے بھی تو ٹرسٹ ہی کیا تھا آپکے بھائی پہ۔۔اور ہوا کیا؟؟" "

کیا؟؟کیا کہنا چاہتی ہو تم؟؟" وہ ذرا تلخی سے بولا۔"

"میں نے کہا تھا نا کہ آپ برداشت نہیں کر پائیں گے۔۔"

"وضاحت سے بات کرو گی کیا؟"وہ تلملایا۔

مطلب صاف اور واضح ہے۔۔انہوں نے بھی خالہ کا تنہائی میں فائدہ اٹھایا اور اب"

"آپ بھی آگئے۔۔اظہار کرنے۔۔وہ بھی اس بند کمرے میں۔۔تنہائی میں۔۔

شٹ اپ۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔ تمہیں نہیں قبول میری محبت تو نہ سہی۔۔مگر تم"

میرے بھائی کے بارے میں ایسی گھٹیا بات کہو۔اسکی اجازت نہیں دے سکتا

تمھیں۔۔" وہ اسکے قریب آ کر انتہائی غصہ میں بولا۔اور کیوں نہ بولتا۔۔راحت ہی وہ انسان تھا جس نے اسے باپ کی طرح پالا تھا۔

"ختم ہو گئی برداشت ؟؟" وہ استہزائیہ انداز میں بولی۔ مگر اسکی آنکھوں میں چھپا درد اسے صاف نظر آ رہا تھا۔ برائے مہربانی پروفیسر سحیل علی صاحب۔۔ مجھ پہ" بگڑنے سے پہلے اپنے بھائی سے پوچھ لیں کہ انہوں نے میری خالہ کے ساتھ کیا کیا؟؟ اور رہی میری آپکی محبت قبول کرنے کی بات۔تو تُف ہے مجھ پہ۔۔ جس سے آپ محبت کا دعویٰ اس بند کمرے میں کرنے آئے ہیں۔۔" وہ تاسف سے بولی۔

اس نے اپنے آپ کو نارمل کرنے کی کوشش کی لیکن اسکی طرف سے ایک اور طنز کا تیز بڑی مہارت سے مارا گیا تھا۔

اور ویسے بھی دشمنوں سے محبت نہیں کی جاتی۔۔آپ یا تو مجھ سے بدلہ لینا چاہتے ہیں"

"یا پھر آپ بھی اپنے کریکٹر لیس بھائی کی طرح۔۔۔

جنت کو غصہ میں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔اسکے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے، جب سحیل نے اسکے منہ پہ زناٹے تھپڑ رسید کیا۔

"شٹ اپ۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔"

اس نے اپنی بائیں گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا، اسکا بس چلتا

تو اسکا خون پی جاتی۔

جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔ محبت کا اظہار بھی کروں گا اور تمہیں اپناؤں گا بھی۔۔اور وہ" بھی سب کے سامنے۔۔۔" اس نے جیسے اسے الٹی میٹم دیا اور وہاں سے تیزی سے چلتا بنا مگر وہ بت بنے اسے دیکھتے ہی رہ گئی۔اسکی آنکھیں پتھر کی مانند ہو چکی تھیں جس سے آنسو کا قطرہ بمشکل ہی نکل پایا تھا۔اسکے جاتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

کاش! میں یہاں آتی ہی نہیں۔۔اور مجھے اس انسان سے محبت نہ ہوتی۔ میں تو مری" کی محبت میں آئی تھی یہاں۔کیا پتہ تھا کہ یہاں کسی کی محبت میری جان لے لے گی۔۔ قطرہ قطرہ جان نکلنے کا عذاب کیا ہوتا ہے۔کیا یہ سب محبت میں موت سے پہلے ہی محسوس ہوتا ہے۔؟"اس نے شیشے میں خود کو دیکھا۔اسکی بائیں گال پہ اسکے ہاتھ کا نشان واضح تھا۔

سجیل کو وہاں سے جاتا ہوا دیکھ کر سر سمیع تیزی سے آگے بڑھے۔کمرے کا دروازہ نیم سا کھلا تھا۔وہ اسکی حالت اور اسکے منہ سے نکلنے والے الفاظ، سن کر حیران رہ گئے جو انکے دل پہ گہرے نقش چھوڑ گئے۔وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ وہ کیا کریں۔۔ مگر جیسے جیسے وہ یہ سب سوچتے گئے انکی الجھن میں اضافہ ہوتا ہی گیا۔

پہلے تو انہیں لگا کہ یہ سب فضول میں ہی ہے۔۔ لیکن دونوں کے مابین معاملے کی سنگینی

کا منہ بولتا ثبوت آج ان کے سامنے تھا جسے وہ چاہ کر بھی جھٹلا نہیں پا رہے تھے۔ تبھی چاہتے تھے کہ اس مسئلے کا حل کسی نہ کسی طرح سے نکال لیں۔

دوسری طرف وہ اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ غصہ سے دروازہ بند کیا اور بالکنی میں آ پہنچا۔ مری کا موسم اسکے دل کا موسم کے برعکس تھا۔ ٹھنڈی ہوائیں اسے گرم، مزید گرم محسوس ہونے لگی تھیں۔ اس نے کئی بار خود کو کوسا، جو کچھ دیر پہلے وہ کر کے آ رہا تھا۔

مجھے اسے تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا۔" وہ خود کو ملامت کرتے ہوئے آبدیدہ ہوا۔"

مگر اس نے بھی تو حد کی۔۔ میرے راحت بھائی۔۔ جن کے کردار کی گواہی دنیا دیتی" ہے۔۔ ان کے بارے میں کیوں بکواس کی اس نے؟" اس نے خود سے سوال کیا۔

"اسے راحت بھائی کو کریکٹر لیس نہیں کہنا چاہیئے تھا۔۔" وہ اپنا ہاتھ غصہ سے کرسی پہ پٹختے ہوئے بولا۔

اللہ کرے مر جاؤ تم۔۔ مر جاؤ تم سجیل۔۔" دوسری طرف وہ خود کے ساتھ الجھتے" ہوئے کسی زخمی شیرنی کی طرح تڑپ رہی تھی۔

نفرت ہے مجھے تم سے سجیل علی۔۔ نفرت ہے مجھے۔۔ شدید نفرت۔۔۔۔۔" وہ" اندر ہی اندر جل کڑھ رہی تھی۔

****

جاری ہے۔۔

❤️ جاری ہے ❤️

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews